Digitized By Khilafat Library Rabwah

ظہور ۱۳۵۰ ھش

اگست ۱۹۷۱ء

ایڈیٹر ـــــ سید عبدالحی شاھد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اِسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"

(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ ربوہ

خالد

جلد ۱۷ | ظہور ۱۳۵۰ ہش / اگست ۱۹۷۱ء | شمارہ ۶

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ

سید عبدالحی ایم۔ اے شاہد

نائب

عبدالکریم خالد

فہرست

چندہ سالانہ .. .. .. چھ روپے

فی پرچہ .. .. .. ساٹھ پیسے

بیرون پاکستان بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ روپے

" " بحری " ۹ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ خالد

دار الصدر جنوبی ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار مجالس

رحمان آباد میں

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ و ضلع خیرپور کا

سہ روزہ اجتماع

۲-۳-۴-وفا (جولائی سنہ ۱۹۷۱ء) ھش ۱۳۵۰

اجتماع کا پہلا دن

خدام و اطفال کی آمد:- ۲ رجولائی کی صبح سے ہی خدام و اطفال کی آمد شروع ہو گئی اور نماز جمعہ سے قبل سب خدام و اطفال نے مقررہ جگہوں پر لاٹھیوں اور چادروں سے اپنے اپنے خیمے لگائے۔

اجتماع کا افتتاح:- مورخہ ۲ رجولائی بعد نماز جمعہ عمل میں آیا۔ مکرم شریف احمد صاحب دھیڑو ی قائد علاقائی کے افتتاحی خطاب کے بعد درس قرآن مجید (مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ) درس حدیث (مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان) درس ملفوظات (مکرم مولوی نصراللہ خان صاحب ناصر) ہوا۔

اسکے بعد کھیلوں کا پروگرام تھا جس میں خدام کے والی بال کے مقابلے ہوئے اور اطفال کی دوڑیں ہوئیں۔ پھر نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے بعد رات کو خدام کا تقریری مقابلہ ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن

تین جولائی کو اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔ اس کے بعد اطفال کے تلاوت قرآن کریم اور نماز کے مقابلے ہوئے۔

آمد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مورخہ

۳ روفا (جولائی) کو بذریعہ شاہین ایکسپریس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر استقبالیہ کمیٹی اور مکرم قائد صاحب علاقہ خیرپور اور دیگر قائدین نے صدر محترم کا استقبال کیا۔ مقام اجتماع میں پہنچنے پر حاضرین نے دو رویہ کھڑے ہوکر محترم صدر صاحب کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

اجلاس دوم:- مورخہ ۳ رجولائی کو اجلاس دوم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے احمدیت پر اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اسکے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:-

"صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کا ایک حصہ وہ ہے جو دلائل سے تعلق رکھتا ہے جو قرآن مجید سے ہوں یا حدیث سے یا بزرگوں کے اقوال سے اور ایک حصہ صداقت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات، آپ کے اخلاق،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپؑ کے تعلق باللہ اور آپؑ کی پاکیزہ زندگی کے واقعات سے تعلق رکھتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر اور آپؑ کے اخلاق اور کردار سے متاثر ہو کر احمدیت کو قبول کیا اور دلائل کا تقاضا نہیں کیا۔ اسلئے ہمیں احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے ہوئے حضورؑ کی ذات اور آپؑ کے کردار اور اخلاق کے واقعات کو بھی دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔"

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے حضرت اقدسؑ کی زندگی کے بعض واقعات بیان کئے کہ آپؑ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے، یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کر کے نبوّت جیسا بڑا دعویٰ کریں۔

دوسرے محترم صدر صاحب نے خدام کو اس طرف توجہ دلائی کہ وقت بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بہت بڑی دولت ہے جس طرح ہر زمیندار اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی زمین کا چپّہ چپّہ آباد ہو اور اس پر فصل اُگے۔ اسی طرح ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر گھنٹہ کو بھی آباد کرنا چاہیئے اور اپنی عمر کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں جانے دینا چاہیئے اور ساری زندگی کو مفید رنگ میں استعمال کرنا چاہیئے۔ نیز اس ضمن میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کو یاد رکھنے کی طرف توجہ دلائی ؎

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
تاکہ پھر بعد میں تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

اس اجلاس کے اختتام پر کھانے کے بعد مقابلہ اذان (خدام و اطفال) ہوا اور نماز ظہر و عصر ہوئی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد تقریری مقابلہ (اطفال) اور مقابلہ بیت بازی (خدام و اطفال) منعقد ہوا۔

اجلاس سوم :۔

مورخہ ۳ جولائی کو اجلاس سوم محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ کلامِ پاک اور نظم کے بعد مکرم بشیر الدین صاحب آف مورو نے درس دیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے خدام کو توجہ دلائی کہ:۔

(۱) ہر خادم کو ہر وقت ہر خدمت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

(۲) ہر خادم اپنی ذمہ داریوں کی تفصیل کو اپنے ذہن میں رکھے اور ان کی ادائیگی کے لئے تیاری کرے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دیں۔

<u>خطاب صدر محترم</u> :۔ محترم صدر صاحب نے اجلاس سوم کے اختتام پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ :۔

"اس قسم کے اجتماعات کا مقصد خدام و اطفال کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ایک ہی جیسی باتیں اُن کے سامنے بیان کرنا ہے تا وہ جماعت کے اغراض و مقاصد اور اس کے پروگرام سے متعلق ایک ہی خیال پر قائم ہو جائیں اور خیالات کے لحاظ سے اُن کے اندر مکمّل اتحاد ہو جائے اور ساری جماعت کا زور اور طاقت ایک ہی رُخ پر لگ رہا ہو۔ اور سب کے اندر اسلام کے غلبہ کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ ترقی کرے۔

اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کا کام ہمارے سپرد ہے، اور مکمّل اتحادِ خیال کے بغیر ہمارے اندر اتحادِ عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے خدام کو اپنے کام میں عملی رنگ کو نمایاں کرنا چاہیئے۔ باتیں کم ہونی چاہئیں اور کام زیادہ ہونا چاہیئے۔ ہر عملی کام کھاد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تکلیف اور مشقت چاہتا ہے۔ آرام سے بیٹھے رہنے سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :۔

"اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دُکھ سے آتا ہے۔"

تیسرے محترم صدر صاحب نے خدام کو مساجد کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کی یہ امتیازی حیثیت ہے کہ اُن کی مساجد آباد ہوتی ہیں۔ نوجوانوں کو اس امتیاز کو نہ صرف برقرار رکھنا ہے بلکہ اور نمایاں کرنا ہے۔

محترم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کے نماز باجماعت کے قیام کے واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے ضلع خیرپور اور ضلع نواب شاہ کی ٹیموں کے درمیان کبڈی کا شاندار میچ کھیلا گیا۔

قائدین مجالس ضلع خیرپور و ضلع نواب شاہ اور عہدیداران قیادت ضلع خیرپور اور نواب شاہ کی میٹنگ :۔

بعد نماز مغرب اضلاع خیرپور و نواب شاہ کے مقامی قائدین اور دیگر عہدیداران کا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بعد دعا محترم صدر صاحب نے مجلس وار کام کا جائزہ لیا اور عہدیداران کو مختلف شعبہ جات کے کام کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں اور خاص طور پر دو امور کی طرف توجہ دلائی۔

اول احمدیت کے پیغام اور احمدیت کے کام کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ دوسرے مرکزی سالانہ اجتماع میں بلا استثناء ہر مجلس کے نمائندگان شامل ہوں۔ اللہ اور رسول کے بعد ہمارے لئے ضروری ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنیں اور اُن کو اپنے لئے لائحۂ عمل بنائیں۔

اجلاس چہارم :۔ اجلاس چہارم کی کاروائی ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر نے "احمدیت کا روشن مستقبل" اور مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے "نظام خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اجتماع کا تیسرا دن

مورخہ ۴ رجولائی کو نماز تہجد اور فجر کے بعد محترم صدر صاحب نے قرآن مجید کی آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِىْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ کا درس دیا۔ کہ قومی زندگی پیدا کرنے کا طریق یہ ہے کہ افراد کو سدھا، سکھا، سمجھا کر اُن کے اندر مرکزی آواز کی شناخت اور اُس آواز پر دوڑے چلے آنے کا مادہ پیدا کر دیا جائے۔

اس کے بعد ناشتہ کا وقفہ تھا جس کے بعد خدام کا پیغام رسانی اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ ہوا اور اطفال کا عام دینی معلومات کا۔

اختتامی اجلاس :۔ سوا دس بجے قبل دوپہر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپکی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم عبداللطیف صاحب آف جمالپور نے مشعلِ راہ سے درس دیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے "حُسنِ ظن" اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "سچائی" پر تقاریر فرمائیں۔

تقاریر کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختلف سوالات کر کے خدام کا جائزہ لیا۔ جائزہ کے بعد مکرم قائد صاحب علاقہ کی درخواست پر محترم صدر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر پر صدر محترم نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے جو بچے ہیں اُن کے متعلق ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو نیک دل دیئے ہیں، روشن دماغ دیئے ہیں اور زمانے کے اثرات سے محفوظ رکھا ہے ان کو جس طرف چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ ہمارے بچے ہمارا مستقبل بعید ہیں اور نوجوان مستقبل قریب ہیں اسلئے دونوں مستقبلوں کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہمارے نوجوانوں اور بچوں کا دین بھی سُدھر جائے اور دُنیا بھی۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب ایک بچہ میں سمجھ نہیں ہوتی اُس کی حرکات کسی گرفت کے ماتحت نہیں ہوتیں۔ اسلئے نہیں کہ وہ بُری نہیں ہوتیں بلکہ اسلئے کہ وہ بُرائی کو ابھی سمجھتا نہیں لیکن جب سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے ہمارا فرض ہوتا ہے کہ اُسے کرنے کے قابل اور رد کرنے کے قابل امور کا علم دیں اور اُس کا فرض ہوتا ہے کہ اُس علم کے مطابق عمل کرے۔ ہمارے لئے اُن امور سے خبردار کرنا ظلم نہیں کہلاتا بلکہ احسان کہلاتا ہے اور حُسنِ تربیت سمجھا جاتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صفحہ ۲۸۳)

جب تک بچے میں سمجھ نہیں ہوتی اسوقت تک اس کی حرکات گرفت کے قابل نہیں ہوتیں اور جب وہ شعور کی عمر میں پہنچ جائے تو اُس کو واضح طور پر بتانا چاہیئے کہ یہ کام کرو اور یہ نہ کرو۔ ان کے اندر نیک عادات پیدا کی جائیں اور انکو مصروف رکھنا چاہیئے۔

(۲) ہم پر احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ہم اس رنگ میں کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ۳۰۰ سال کے اندر دنیا پر اسلام کا مکمل غلبہ ہو جائے اور کیا اس رنگ میں کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آئندہ ۲۵ سال کے اندر اندر دُنیا میں احمدیت کے کامل غلبہ کی ابتداء نمایاں طور پر نظر آنے لگے۔

(۳) تیسری بات صدر مجلس نے یہ کہی کہ مرکزی سالانہ اجتماع میں سب مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کی نمائندگی ہونی ضروری ہے۔ اس اجتماع کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ ہمارے سب نوجوانوں اور بچوں کے اندر اتحادِ خیال پیدا ہو جائے۔ اجتماع میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے ارشادات بیان کر کے اجتماع میں شامل ہونے والوں کے خیالات کے ساتھ متحد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

موجودہ وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر احمدی کا اتحادِ خیال ہونا ضروری ہے اسلئے اجتماع میں سب خدام و اطفال شامل ہوں تاکہ وہ حضور پُرنور کے اپنے کلماتِ مبارکہ کو سُنیں اور آپ کے ہم خیال بنیں۔

(۴) چوتھی بات جو صدر صاحب نے بیان کی وہ یہ تھی کہ نوجوانوں کو اپنے اندر استقلال کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ استقلال کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی کام ان کے سپرد ہو تو اسکی ادائیگی کے راستہ میں جتنی بھی روکیں ہوں اُن سے مرعوب نہ ہوں اور دُعا اور تدبیر کو جاری رکھیں اور اپنا فرض ادا کرتے چلے جائیں۔ بعض دفعہ کام مشکل اور کٹھن ہونے کی وجہ سے بعض لوگ اس کو شروع ہی نہیں کرتے۔ بعض درمیان میں حوصلہ ہار جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں استقلال کے ساتھ مشکل سے مشکل کام کو بھی کرنا چاہیئے۔

تربیت اور تبلیغ کا معاملہ استقلال چاہتا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ استقلال کے ساتھ اور ہمّت کے ساتھ اور خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہوئے اس کو کرتے چلے جائیں۔

(۵) پانچویں بات صدرِ مجلس نے یہ بیان کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سارے قرآن مجید کا اگر خلاصہ نکالا جائے تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ ہر احمدی نوجوان کو دُعا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور کثرت سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔

آخر پر مکرم قائد صاحب علاقہ نے محترم صدر صاحب اور علمائے سلسلہ اور انصار بزرگوں اور خدام و اطفال بھائیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے شامل ہو کر اس اجتماع کو بارونق اور کامیاب بنایا۔ اور آپ نے اجتماع کی انتظامیہ کمیٹی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نیز آپ نے محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب امیر ضلع نواب شاہ و علاقہ خیرپور کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اجتماع کے انتظامات کے سلسلہ میں خود نگرانی فرمائی اور ہماری مشکلات کو حل کیا اور مدد فرمائی۔

ہدیۂ تشکّر کے بعد محترم صدر صاحب کی اقتداء میں حاضرین نے کھڑے ہو کر عہد دُہرایا اس کے بعد اس اجتماع کی کارروائی ختم ہوئی۔

حاضری اجتماع

ضلع خیرپور اور ضلع نواب شاہ میں کُل ۳۰ مجالس ہیں اُن میں سے ۲۸ مجالس کے نمائندگان اجتماع میں شریک ہوئے۔ بہت سی جماعتوں سے انصار بزرگ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدام۔	۱۲۰
اطفال۔	۱۰۱
انصار۔	۷۰
کُل حاضری	۲۹۱

مکرم منظور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کی حاضری کے سلسلہ میں بہت کوشش کی۔ اسی وجہ سے خدام و اطفال کی حاضری کے لحاظ سے مجلس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس کرونڈی ضلع خیرپور کی سب سے زیادہ حاضری تھی۔ (فجزاہ اللہ احسن الجزاء) اور رحمان آباد ضلع نواب شاہ کی دوسرے نمبر پر ۔

اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس کے نام

ضلع نواب شاہ

۱۔ رحمان آباد
۲۔ گوٹھ عبدالحمید
۳۔ گوٹھ بشیر احمد
۴۔ گوٹھ باوا
۵۔ گوٹھ رسول بخش
۶۔ باندی
۷۔ کوٹ مولا بخش
۸۔ قمر آباد
۹۔ موررو
۱۰۔ قاضی احمد
۱۱۔ چک ۲۱ دودھ
۱۲۔ نواب شاہ
۱۳۔ کنڈیارو
۱۴۔ کمال ڈیرو
۱۵۔ محراب پور
۱۶۔ مہدی آباد
۱۷۔ گوٹھ شاہ دین
۱۸۔ گوٹھ امام بخش
۱۹۔ دریا خان مری

ضلع خیرپور

۱۔ خیرپور
۲۔ گوٹھ سلطان علی
۳۔ گوٹھ غلام محمد
۴۔ دیہہ مروڑہ
۵۔ جمال پور
۶۔ گوٹھ محمد صادق
۷۔ گوٹھ علی محمد
۸۔ کرونڈی

ان کے علاوہ سکھر، سانگھڑ، کراچی اور حیدرآباد کی مجالس کے بھی نمائندے اجتماع میں شامل ہوئے ۔

تجاویز

برائے

شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ قائدین مجالس مقامی، قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں ۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھیجنے کی آخری تاریخ ۷ تبوک ۱۳۵۰ ہش / ستمبر ۱۹۷۱ء ہے۔

بشیر احمد شمس
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب نسیم سیفی

نعتِ خیر البشرؐ

بزم میں گر ہو گدایانِ محمدؐ کا بیاں

کارواں کی گرد بن جاتے ہیں شاہانِ جہاں

زندگی کو زندگی ملتی ہے اس کے نام سے

موت اُس کی رہ میں کہلاتی ہے عمرِ جاوداں

اس کا ہر ہر لفظ ہے اک رہبرِ دنیا و دیں

بے پروں کو بھی سکھاتا ہے فلک پروازیاں

ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ کرم اور پھر کرم

رحمۃٌ للعالمیں ہے محسنِ ہر انس و جاں

وجہِ خلقِ عالمِ امکان ہے وہ ذاتِ پاک

وسعتِ کونین ہے جسم اور وہ رُوحِ رواں

کیوں کروں میں ذکر اپنی ہی شفاعت کا نسیم

شافعِ محشر کی ہم سب پر ہو نگہِ مہرباں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبدالکریم خالد

موجودہ بحران کا واحد حل — نبی پاکؐ کی تعلیمات

(انجمن حمایت اسلام لاکالج لاہور کی سیرت کانفرنس میں یہ تقریر کی گئی)

آج کے مادیت پرستانہ دور میں انسان نے اپنا ذہن، اپنا وقت، اپنی طاقت، اپنی عقل اور اپنی عزت کو ایمان کے داؤ پر لگا دیا ہے۔ وہ اعلیٰ انسانی اقدار کو چھوڑ کر، ربِ جلیل سے منہ موڑ کر، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتۂ اخوت توڑ کر اپنی عاقبت سے بے خبر مادیت پرستی کے خارزاروں میں اُلجھتا ہوا شیطان کی گود میں اور جہنم کی آغوش میں سسکیاں لیتے ہوئے اپنے حال میں مگن اپنے مستقبل سے بے خبر شیطان کی بندگی اختیار کر چکا ہے۔

حضراتِ محترم! ہم جو قافلۂ انسانیت کے رہنما بنائے گئے تھے، ہم جو تہذیبِ انسانی کے علمبردار تھے، ہم جو حکمت و توازن کے معلّم تھے آہستہ آہستہ ہم خود ہی بھٹک گئے اور طرح طرح کے رہزنانِ انسانیت کو رہنما بنانے کیلئے اُن کے دامن نہایت عاجزی اور شانِ کہتری کے ساتھ تھام لئے باوجود اس کے کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

لیکن ہم کبھی ایک کے پیچھے دوڑے، کبھی دوسرے کی طرف لپکے اور یہ بھول گئے کہ اصل ضابطۂ حیات کا امین ہمیں بنایا گیا ہے۔

ہم طرح طرح کے فلسفوں سے مرعوب ہوئے۔ ہم نے مختلف طاقتوں کی غلامی کے دور گزارے۔ ہم میں فکری انتشار کا روگ پیدا ہوا۔ ہم میں تفرقہ و تصادم کارفرما ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم جو کل راستی و عدل کے محاذ پر بنیانٌ مرصوص کی طرح صفِ واحد میں کھڑے زبان اور حُسنِ کردار اور کبھی تقاضۂ وقت کے تحت قوتِ بازو سے بدی اور ظلم کی طاقتوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے۔ ایک لُٹے پٹے قافلے کے راہرووں کی طرح خود بدی اور ظلم کی طاقتوں کا شکار ہو کر رہ گئے۔ ذرا اپنی سرگزشتِ تاریخ پر نگاہ ڈالئے اور پڑھنے کے بعد سچ سچ بتائیے کہ کیا یہ روشن حقیقت آپ کے ضمیر پر آشکارا نہیں ہو جاتی کہ جس دن سے ہم نے احکامِ رسولؐ کو چھوڑا اور اپنے مزعومات اور دوسروں کے تصوّرات کو رہنما جانا جس دن سے ہم نے اُسوۂ رسولؐ کو چھوڑا اور غیروں کی تقلید کی جس دن سے ہم نے نمونۂ رسولؐ ترک کیا اور اہلِ فرنگ کی رنگینیوں میں کھو گئے، جس دن سے ہم نے نبی کریمؐ کی تعلیمات سے رُوگردانی کی اور فلسفۂ یورپ کو حرزِ جاں بنایا اُس دن سے آج تک ہم طرح طرح کے مصائب و زوال کا شکار ہیں۔

ایک انسان کی زندگی کا حاصل اور ایک مسلمان کی کشمکشِ حیات کا آخری ہدف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رضا و خوشنودی حاصل کرے۔ چنانچہ تخلیقِ انسانی کا مقصد عبادت کی غرض و غایت اور اسلام کا مدعا یہی ہے کہ نبی اکرمؐ جس تعلیم کو لے کر آئے تھے اُسے اختیار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اُس مظہرِ انسانیت کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ اے محمدؐ! اگر تجھے میں پیدا نہ کرتا تو اس زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ جب خدا نے کُل کائنات اُس محترم ذات کیلئے تخلیق کی اور زمین و آسمان کو اُس پاک وجود کے لئے پیدا کیا تو کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس کائنات میں نبی کریمؐ کی تعلیم کے علاوہ کسی اَور تعلیم کو رواج دے۔

حضرت نبی پاکؐ کا اُسوۂ حسنہ اور آپؐ کی تعلیم وہ تھی جس نے صدہا صد پُشتوں سے بُرائیوں میں ملوث اور جاہل قوم کو انسان بنا دیا تھا۔ نبی کریمؐ کی تعلیم وہ تھی جس نے صدیوں سے گمراہ قوم کو سیدھی راہ دکھائی تھی تو کیا وہی تعلیم آج کے معاشرے میں اپنا اثر نہیں دکھا سکتی؟

اگر آج کے ماحول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ اور آپؐ کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو چودہ سو سال پہلے کا دَور پھر آسکتا ہے ـــــ ایسا دَور جس میں ہر طرف امن و امان کا دَور دَورہ تھا ـــــ ایسا دَور جس میں انسان، انسان کا گلا نہیں کاٹتا تھا ـــــ ایسا دَور جس میں یہ تک کہہ دیا جاتا تھا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اُس کے ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا ـــــ ایسا دَور جس میں اپنی جان کے دشمنوں کو یہ کہہ کر معاف کردیا جاتا تھا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ ـــــ ایسا دَور جس میں تمیزِ بندہ و آقا کو فسادِ آدمیت سمجھا جاتا تھا ـــــ وہ مبارک دَور تاریکیوں میں گم ہو چکا ہے۔ اے عہدِ جدید کے مسلمان! ع

اب اُنہیں ڈھونڈ چراغِ رُخِ زیبا لے کر

لیکن شرط ہے کہ چراغ ہو اُسوۂ رسولؐ کا، چراغ ہو تعلیماتِ رسولِ مقبولؐ کا اور چراغ ہو نمونۂ رسولؐ کا۔ تب جا کر کہیں ہم موجودہ بحران سے نجات پا سکتے ہیں۔

اب تک مَیں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ بڑا ہی روشن تھا وہ دَور اور بڑا ہی تاریک ہے آج کا دَور۔ آج کے دَور کی تاریکی کو دُور کرنے کیلئے پچھلے دَور کی روشنی کی ضرورت ہے۔ اور یہ روشنی صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مل سکتی ہے۔

آج کے دَور میں ہم کئی قسم کے بُحران سے دوچار ہیں۔ کس کس بحران کا نام لیا جائے لیکن یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ان تمام بحرانوں کی جڑ اخلاقی بحران ہے۔ اور اخلاقی بحران بھی مذہبی بحران سے پیدا ہوتا ہے۔

مذہب ایک ایسا رشتہ ہے جس نے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ مشرقی پاکستان کے گزشتہ واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر ہمارے درمیان مذہب کا رشتہ نہ ہوتا تو آج مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن چکا ہوتا۔ لہٰذا مَیں بنیاد بنا کر اس ایک مذہبی بحران کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ نبی کریمؐ کی تعلیم کے نتیجے میں تمام قسم کے بحران یکلخت دُور ہو سکتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"اپنی امانتوں میں دیانتدار رہو اور گناہ سے بچتے رہو ـــــ سُود حرام ہے آج کے بعد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مقروض صرف اصل ادا کرے گا اور سب سے پہلے میں خود اپنے خاندان سے عباس بن عبد المطلب کا سُود منسوخ کرتا ہوں ۔۔۔ زمانہ جاہلیت کے تمام جھگڑے مٹائے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں خود اپنے خاندان سے ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہوں ۔۔۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو ۔۔۔ انہیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو ۔۔۔ وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر اُن سے کوئی ایسا قصور سرزد ہو جو تم معاف نہ کر سکو تو اُن کو جدا کر دو کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں اور ظلم کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔

لوگو! میری بات غور سے سُنو۔ جان رکھو کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ جو چیز ایک بھائی کی ملکیت ہے دوسرا نہیں لے سکتا جب تک وہ خود بخوشی اُسے نہ دے۔ اپنے آپ کو بے انصافی سے بچائے رکھو‘‘۔۔۔

یہ تعلیم ہے اُس افضل الرسل کی جس کے اخلاق خود قرآنی تعلیمات کے حامل تھے۔ حضور اکرمؐ کی اِن تعلیمات اور ارشادات سے ایک غریب بھی اور ایک امیر بھی، چھوٹا بھی اور بڑا بھی، حاکم بھی اور محکوم بھی، دوست بھی اور دشمن بھی، تاجر بھی اور مزدور بھی، قاضی بھی اور مفتی بھی، سپہ سالار بھی اور سپاہی بھی سبق حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ضرورت ہے اجتہاد کی ۔۔۔

۔۔۔ ضرورت ہے قوتِ ایمانی کی ۔۔۔

حضور پاکؐ کی تعلیمات اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ آپؐ کے نقشِ قدم پر چل کر ہم دُنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

اگر ہم صرف اِس ایک تعلیم پر عمل کر لیں تو دُنیا ہمارے لئے جنّت بن سکتی ہے۔ اور ہر قسم کے بحران یک لخت دُور ہو سکتے ہیں۔ خدا سے دُعا ہے کہ ؎

شیطان کی حکومت مٹ جائے اِس جہاں سے
حاکم تمام دُنیا پہ میرا مصطفٰےؐ ہو

شکور بھائی چشمہ والے

نظر اور دھوپ کی عینکیں

خریدنے کے لئے

آپ کی اپنی دکان

بازار سے بارعایت خریدیئے!

پروپرائٹر
عبد الشکور دہلوی کچہری بازار سرگودھا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

از قلم جناب فاقت احمد صاحب راولپنڈی

خلافت کی اہمیّت!

قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے خلافت کے قیام اور مقاصد کی بشارت مندرجہ ذیل آیت میں دی ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور ع)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے اس آیت کا جو ترجمہ و تفسیر کی ہے وہ یہ ہے:-

"اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا (پہلے لوگوں میں شخصی خلافت ہوئی جیسے مسیحؑ کے بعد اور موسیٰؑ کے بعد۔ پس اس مثال سے آیت کا مضمون واضح ہو گیا اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہ خلافت کیسی ہو گی) اور جو دین اس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کیلئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت بنا دیگا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کرینگے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے مخاطب! کبھی خیال نہ کرو کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور اُن کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔" (تفسیر صغیر)

قرآن کریم کی اس بشارت اور پیشگوئی کے ماتحت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود مہدی معہودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپؑ کو بذریعہ الہام آپؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کے قیام کی خوشخبری دی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کی حقیقت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلّی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے حضور صلعم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادۃ القرآن ص۵۴-۵۵)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"خلیفہ کے لفظ کو اس اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ نبی کریم کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا اور ان کے ہاتھ سے تمکنت دین کی ہوگی اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا یعنی ایسے وقتوں میں آئیں گے کہ جب اسلام تفرقہ میں پڑا ہوگا۔ پھر ان کے بعد جو اُن سے سرکش رہیگا وہی لوگ بدکار اور فاسق ہیں۔ یہ اس بات کا جواب ہے کہ بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ کیا ہم پر اولیاء کا ماننا فرض ہے۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک فرض ہے اور ان سے مخالفت کرنے والے فاسق ہیں اگر مخالفت پر ہی مریں۔" (شہادۃ القرآن ص۴۱-۴۲)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ کہ جس شخص نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کی اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دوستو! ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلعم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔" (رسالہ الوصیت)

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے بھی مقام خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"جس طرح شخصی و اعتقادی اور عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملّی زندگی کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہذا وہ مرکز بھی قرار دیدیا گیا۔ تمام اُمت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی بیعت، اس کی رفاقت،

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کی اطاعت، اس کی حرکت پر حرکت، اس کے سکون پر سکون، اس کی طلب پر لبیک، اس کی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دیا گیا۔ ایسا فرض جسکے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ ہے اور امام ہے۔ اور جب تک یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا ہے یعنی کتاب و سُنّت کے مطابق اس کا حکم ہے ہر مسلمان پر اسکی اطاعت و اعانت اسی طرح فرض ہے جس طرح خود اللہ اور رسول کی۔" (مسئلہ خلافت ۲۴-۲۵)

جس رُوحانی خلافت کا سورۂ نور کی آیت میں وعدہ دیا گیا ہے اس کی برکات نہایت ہی اہم ہیں مثلاً:۔

(۱) آیتِ استخلاف میں بتایا گیا ہے کہ خلیفہ کا وہی کام ہوتا ہے جو نبی کی غرض بعثت ہوتی ہے۔ یعنی وہ خلیفہ لوگوں کے شکوک اور شبہات کو دُور کرتا ہے اور لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں میں خلافتِ راشدہ ختم ہوتے ہی وہ فرقوں میں بٹ گئے۔ اس طرح وہ جسمانی اور روحانی لحاظ سے کمزور ہو گئے۔

(۲) پھر خلیفہ کے ذریعہ لوگوں کو علم حاصل ہوتا ہے کہ اس وقت دین کی خدمت کس طریق سے کی جائے۔ اس میں خلیفہ اُن کی رہنمائی کرتا ہے۔

(۳) تیسری برکت یہ ہے کہ خلیفہ لوگوں کو (جو اُس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں) سُست نہیں ہونے دیتا۔ اگر وہ سُست ہو بھی جائیں تو مختلف قسم کی ترغیب و ترہیب سے وہ انہیں بیدار کرتا رہتا ہے۔

(۴) چوتھی برکت یہ ہے کہ خلیفہ وعظ و نصیحت کے ذریعہ اور اپنے نیک نمونہ کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرتا رہتا ہے اور اس کی کوشش اور دُعاؤں کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

(۵) پانچویں برکت یہ ہے کہ عام لوگ کئی قسم کی خامیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ پھر ان میں قلّتِ فہم اور عدمِ علم کا مرض بھی پایا جاتا ہے۔ اسلئے خلیفہ کئی قسم کے دلائل سے اُن کے شبہات کو دُور کرتا ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے دین کی خدمت کرنی چاہیئے لیکن وہ خدمت کی کیفیت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ پس خلیفہ ان کے سامنے اس خدمت کی کیفیت بالتفصیل رکھتا ہے تاکہ وہ کوئی غلط یا غیر مناسب قدم اٹھائے بغیر اس خدمت کو بجا لا سکیں۔ پھر بعض لوگوں میں غفلت اور لاپرواہی کا مادہ پایا جاتا ہے خلیفہ انہیں مختلف طریق سے بیدار اور ہوشیار کرتا ہے۔ پھر انسانی عقل ویسی ہے جیسے کہ آنکھ۔ اور بصارت سے کامل طور پر اُس وقت تک فائدہ نہیں اُٹھایا جا سکتا جب تک سورج کی روشنی نہ ہو۔ خلیفہ لوگوں کے لئے نورِ الٰہی لاتا ہے۔ وہ عقولِ انسانی کو ایسے ہی منوّر کرتا ہے جیسے سورج کی روشنی آنکھ کو منوّر کرتی ہے۔ ویسے تو خلافت کی روحانی و جسمانی بیشمار برکات ہیں مگر انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں خلافت جیسا عظیم الشان نظام قائم ہے اسلئے ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً اوّل خلافت رسالت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کا تعلق ہے۔ خلیفۂ وقت اپنے نبی متبوع کا ایسا جانشین ہے کہ خلیفۂ وقت سے محبت اور دلبستگی اور اطاعت نبی کی اطاعت و محبت ہے۔ نبی اکرم صلعم نے فرمایا ہے خیار ائمتکم الذین تحبونھم وھم یحبونکم۔ اے مسلمانو! تمہارا بہترین امام وہ ہے جس سے تم محبت کرتے ہو اور جو تم سے محبت کرتا ہے۔

دوم خلیفۂ وقت کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی جائے۔ نبی پاک صلعم نے فرمایا ہے تدعون لھم وھم یدعون لکم۔

سوم۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفۂ وقت مرکز بنایا جاتا ہے اور خلیفۂ وقت کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذمہ وار ٹھہرایا جاتا ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اسکے ہر حکم کو دل وجان سے قبول کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ کہ اے مسلمانو! تم پر فرض ہے کہ میری سنّت کی پیروی کرو اور خلفائے راشدین جو مہدی ہیں کی سنّت کی بھی پیروی کرو۔

چہارم خلیفۂ وقت روحانی قیادت کے علاوہ انتظامی قیادت کا بھی حامل ہوتا ہے اسلئے خلیفۂ وقت کے ہر فیصلہ کو خلوص دل کے ساتھ قبول کرنا چاہیئے کیونکہ خلیفہ حُکم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم کو ان ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ میں اس مضمون کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک ارشادات پر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی .... میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی"۔

(الوصیت صفحہ ۶ تا ۸)

حضور نے ایک اور جگہ یوں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے مقبول اور نہایت اعلیٰ درجہ کے پیارے بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی الارض اب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے پہلے ہوئے تھے۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں۔" (بدر ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

پھر فرمایا: "ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں اور جسقدر مہدی دنیا میں آئے یا آئینگے انکا شمار خاص اللہ جلشانہ کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہو گی مگر ولایت امامت اور خلافت کبھی ختم نہیں ہو گی۔ یہ سلسلہ ائمہ راشدین اور خلفاء ربانیین کا کبھی بند نہیں ہوگا۔" (بدر ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳) ٭

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ
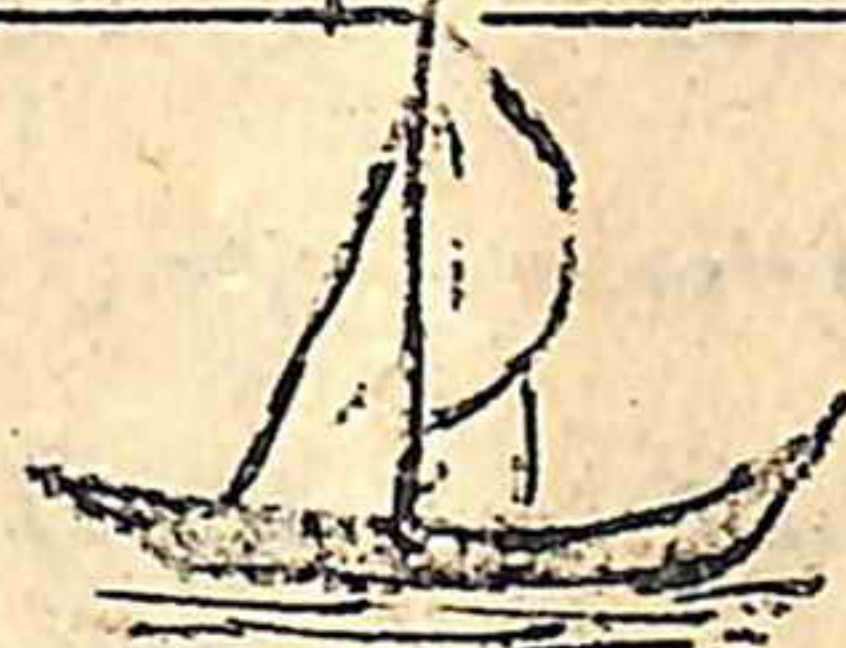
فون نمبر فیکٹری :- ۲۹۴۶　　　فون آفس :- ۴۲۶۱

فون نمبر دوکان :- ۲۴۸۳　　　فون رہائش :- ۲۳۵۴

★ ہم اپنے کرم فرماؤں سے گزارش کرتے ہیں کہ پارچات خریدتے وقت سفینہ پرنٹنگ کے پارچات طلب فرمائیں۔

★ سفینہ پرنٹنگ کے پارچات واقعی دلفریب ہیں جو ڈیزائننگ میں لاجواب اور رنگوں میں جاذب نظر ہیں۔

سفینہ

پرنٹنگ اینڈ ڈائننگ ورکس

مقبول روڈ۔ لائلپور

برانچ آفس :- عبداللہ کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار۔ لائلپور

"کیوریٹو سسٹم" پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے شفا بخش طریقہ علاج

چار خوراکی اکسیریں :- بواسیر کے لئے "پائلز کیور" ـــــ لقوہ فالج گنٹھیا اور جوڑوں کے دردوں کے لئے "پینز کیور" دمہ کے لئے "استھما کیور" ـــــ ہزاروں کی آزمودہ۔ ملک گیر شہرت کی حامل۔

یہ تینوں ادویات چار طاقت ور کیپسولز پر مشتمل کورس کی صورت میں دستیاب ہیں۔ قیمت ہر ایک کورس دس روپے۔

علاوہ ازیں شفائی تاثیر والی جدید ترین ادویہ جو انسانی جسم میں پیدا ہونے والے ہر مرض میں بفضلہ تعالیٰ مفید اور کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ آزما کر دیکھیں۔ موجد کیوریٹو سسٹم، ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر آر ایم پی۔ ایم۔ اے، ایل ایل بی اپنی پریکٹس میں ان ادویات کو استعمال کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ یہ طریقہ علاج ضدی اور ہٹیلی امراض اور مزمن بیماریوں میں بطور خاص شفا بخش ہے۔ براہ کرم کیوریٹو سسٹم کا تعارفی رسالہ مندرجہ ذیل پتہ سے مفت طلب کریں۔

تیار کردہ :- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال۔ لاہور

پیش کردہ :- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار ـــــ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب عبدالمالک صاحب
گنج مغلپورہ۔ لاہور

حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بھیرہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ عالمِ نوجوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور پھر قادیان میں تشریف لے آئے۔ آپ کو حضور کی زندگی میں اور بعد ازاں حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بھی سلسلہ کی عظیم الشان خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ خلافتِ ثانیہ کے زمانہ میں انگلستان اور امریکہ میں بطور مبلغِ اسلام کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ دورانِ تبلیغ آپ کو بہت سے ایسے واقعات پیش آئے جو نہ صرف ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہیں بلکہ آپ کی ذہانت، حاضر دماغی اور قابلیت پر دال بھی ہیں۔ آپ کے ایسے ہی چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں:۔

(۱)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ کو امریکہ میں تبلیغِ اسلام کرتے ہوئے جب ۲ سال کا عرصہ ہوا تو ایک سوسائٹی نے آپ کو اپنے ہاں اسلام پر لیکچر کے لئے بلایا اور تقریب کا سارا خرچ خود برداشت کیا۔ جب مفتی صاحب رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو ایک ہوٹل کی بائیسویں (۲۲) منزل پر آپ کے ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا اور تیس (۳۰) روپیہ روزانہ آپ کے خرچ کے لئے مقرر ہوئے۔ وقتِ مقررہ پر جب حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے لیکچر دیا تو تمام سامعین نے توجہ اور شوق کے ساتھ اسے سنا۔ لیکچر کے خاتمہ پر ایک پادری صاحب اٹھے اور کہنے لگے کہ

"آپ تو تنہا ہندوستان سے چل کر یہاں آئے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کس طرح کامیاب ہو جائیں گے؟ اور یہاں کونسا تیر ماریں گے۔ ہم نے سینکڑوں مشنری ہندوستان بھیجے ہوئے ہیں جو دن رات نہایت تندہی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں ان کے مقابلہ میں اکیلا آدمی یہاں کیا کرے گا۔"

جب مفتی صاحب رضی اللہ عنہ اس بات کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو صدرِ جلسہ نے کہا کہ یہ بات ہی فضول ہے اس کا جواب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ بڑا ضروری سوال ہے اور میں اس کا جواب ضرور دوں گا۔ اس کے بعد مفتی صاحب رضی اللہ عنہ پادری صاحب کی طرف مخاطب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوئے اور فرمایا:-

"جو سوال آپ نے اس وقت اٹھایا
ہے یہ اسلام کی صداقت کا ایک بیّن
ثبوت ہے۔ گویا آپ نے اپنے مُنہ
سے اسلام کے برحق ہونے کا اقرار
کر لیا"

پادری صاحب:- "وہ کس طرح؟"

مفتی صاحب:- "آپ کے پادریوں نے سَو برس میں
اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا کر ہندوستان
میں جو کچھ کام کیا ہے اُسے دیکھئے اور
مجھ اکیلے نے دو برس میں جو کچھ کام کیا
ہے اس کا مقابلہ کیجئے آپ کو خود ہی اندازہ
ہو جائے گا کہ نسبت کیا ہے اور کس نے
زیادہ کام کیا ہے۔ اور غیر ممالک میں مجھ
اکیلے کی کامیابی ہی عیسائیت کے مقابلہ
میں اسلام کی عظیم الشان فتح کا ثبوت ہے"۔

حضرت مفتی صاحبؓ کے اس جواب کے بعد اُس
پادری کو مزید کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔

(۲)

حضرت مفتی صاحبؓ سُنایا کرتے تھے کہ جب مَیں
ہندوستان سے انگلستان کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ
کی رُو سے راستہ میں فرانس نہیں اُتر سکتا تھا لیکن میرا دل
چاہتا تھا کہ فرانس میں ضرور اُترا جائے۔ اس کا ذکر مَیں
نے افسر جہاز سے کیا اُس نے کہا کہ تم فرانس میں صرف
اس صورت میں اُتر سکتے ہو جب تمہارے پاس اتنا خرچ
ہو۔ مفتی صاحبؓ فرماتے ہیں جب مَیں نے اپنے سرمایہ کو
دیکھا تو معلوم ہوا جس قدر کپتان کہتا ہے اس سے دو
پونڈ کم تھے۔ مَیں نے سوچا کس سے یہ قرض لیا جائے۔
گھر سے باہر ہوں اور نہ ہی جہاز میں میرا کوئی شناسا
ہے جو مجھے دو پونڈ قرض دے۔ آخر کار جب مَیں بالکل
مایوس ہو گیا تو مَیں نے خدا کے حضور دُعا کی کہ:-

"اے زمین و آسمان کے مالک!
اے خشکی اور تری کے مالک! تُو ہر
چیز پر قادر ہے اور تجھے ہر قسم کی
قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ تُو
جانتا ہے کہ مجھے ۲ پونڈ کی اس وقت
ضرورت ہے پس تو مجھے یہ دو پونڈ
دیدے خواہ آسمان سے گرا خواہ
سمندر سے نکال مگر دے ضرور"۔

مَیں نے اس الحاح اور زاری کے ساتھ خدا سے دُعا
مانگی کہ مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ اب مجھے دو پونڈ ضرور
مل جائیں گے مگر تب بھی میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ
بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں دو پونڈ
کس طرح ملیں گے۔

یہ جنگ کا زمانہ تھا۔ جہاز چلتے چلتے یکدم
ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔
مَیں نے اس خیال سے کہ ممکن ہے اس جگہ ہمارے
کچھ احمدی دوست ہوں جہاز کے کپتان سے کہا کہ
مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں لیکن اُس نے صاف
انکار کر دیا اور کہا آپ یہاں ہرگز نہیں اُتر سکتے ہم تو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ویسے ہی یہاں سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً ٹھہر گئے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی نہیں ٹھہرے۔

تھوڑی دیر بعد مَیں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آ رہی ہے۔ مَیں نے کپتان سے کہا کہ یہ کشتی یہاں کیوں آ رہی ہے جب اُترنے کی اجازت ہی نہیں؟ کپتان نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں کیوں آ رہی ہے۔ پاس آئے تو حالات کا علم ہو۔

جب کشتی جہاز کے قریب آئی تو مَیں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے احمدی بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے۔ اُنہوں نے کسی طرح سُن لیا تھا کہ مَیں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزریگا۔ اُن کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہریگا۔ لیکن پھر بھی وہ ساحل پہ آ گئے تھے اور جب جہاز جزیرہ کے سامنے آ کر اچانک ٹھہر گیا تو وہ کشتی لیکر جہاز کے پاس آ گئے۔

کپتان نے اُن کو میری ملاقات، اور دریافت حال کے لئے اُوپر جہاز میں آنے کی اجازت دیدی۔ خیر وہ مجھ سے ملے اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو یہ کہہ کر ۲ دو پونڈ میری جیب میں ڈال دیئے کہ:۔

"مجھے کچھ مٹھائی آپ کے لئے لانی تھی مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا کہ جہاز یہاں ٹھہرے گا اور مَیں آپ سے مل سکوں گا اسلئے ۲ دو پونڈ مٹھائی

کے لئے ہیں"

(۳۳)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مفتی صاحبؓ کو مبلغ تین صد روپے کی ضرورت تھی۔ کسی سے آپ نے سوال نہ کیا بلکہ ربّ کریم سے دُعائیں کرتے رہے۔ آخر آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن بتایا کہ آج مطلوبہ رقم مل جائے گی۔

اُدھر یہ واقعہ ہُوا کہ شکارپور سندھ میں اُن کے ایک ملنے والے دوست کو اللہ تعالےٰ نے رؤیا میں بتایا کہ مفتی صاحب کو تین صد روپے کی ضرورت ہے اور آپ دے دیویں۔

چنانچہ وہ شخص اُسی روز سندھ سے صبح روانہ ہُوا اور شام کو ربوہ پہنچا۔ سیدھا مفتی صاحبؓ کے گھر گیا۔ آواز دی۔ مفتی صاحبؓ باہر آئے۔ السّلام عرض کرنے کے بعد مبلغ تین صد ۳۰۰/- روپیہ اُن کے ہاتھ میں دیدیا۔ چونکہ اندھیرا تھا اُس نے اپنا نام بھی نہ بتایا۔ جب مفتی صاحبؓ نے رقم لی تو فرمایا:۔

"مَیں تو صبح سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میرے ربّ نے تو رات مجھے بتا دیا تھا کہ مطلوبہ رقم مل جائیگی۔ آپ دیر سے کیوں آئے"

اُس نے عرض کی کہ:۔

"گاڑی لیٹ ہو گئی"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

واقعات و مشاہدات

ایک واقعہ ـــــ خُدائی نصرت کا زندہ ثبوت

(مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم ربوہ)

محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے۔ آپ ہندوؤں میں سے احمدی ہوئے اور پھر دینی تعلیم حاصل کر کے ساری عمر تبلیغِ اسلام میں گزار دی۔ یہ واقعہ آپ کی سنہ ۱۹۶۶ء کی ایک تحریر سے ماخوذ ہے ـــــ (ادارہ)

لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کرنے اور غیر مسلموں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے سنہ ۱۹۴۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے ایک خاص وفد تشکیل فرمایا۔ خاکسار کے علاوہ مولوی عبد المالک صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب اس وفد کے اراکین تھے۔ دورہ کرتے ہوئے ہم مولوی ابو الفضل محمود صاحب (کراچی والے) کے گاؤں گئے جو نیپال کی ریاست کی ترائی میں واقع ہے۔ جب گاؤں کے مسلمانوں کو پتہ چلا کہ احمدی مبلغین آئے ہیں تو وہ اکٹھے ہو کر، ایک مولوی صاحب کی معیت میں، ہم سے اختلافی مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے آئے۔ یہ مولوی صاحب دشنام طرازی میں حد سے بڑھے ہوئے تھے اور گندے اعتراضات کرنے لگے۔ مزید برآں انہوں نے نہایت اشتعال انگیزی سے کام لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ ہمارے خلاف بھڑک اُٹھے اور ہماری جانوں کے دشمن بن گئے۔ جس غیر احمدی دوست کے ہاں ہم مہمان تھے

اس نے خطرے کو بھانپ لیا اور نہایت عمدگی کے ساتھ لوگوں کو ہمارے خلاف عملی اقدامات سے روک دیا۔

دوسرے دن پھر مسلمانوں کا ایک جم غفیر اُسی مولوی صاحب کی معیت میں پہنچا اور گفتگو کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی خواہش ظاہر کی۔ جناب مولوی صاحب ہمارے بہت قریب آگئے اور زور زور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گندی گالیاں دینے لگے۔ ساتھ ہی انہوں نے نہایت ہی بے بنیاد اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ ہم پر یقیناً یہ وقت بڑا نازک تھا میرا دل خدا تعالےٰ کے آستانے پر جھک گیا اور مَیں نے دُعا کی کہ یا مولیٰ تیری نظرِ کرم کے بغیر یہ منزل طے نہ ہو سکے گی اور یہ وقت ہے کہ تو اپنا خاص نشان ظاہر کر اور ان لوگوں کے مُنہ بند کر دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا اُس نے اِس موقعہ پر اپنا نشان دکھلایا۔ مولوی صاحب مذکور شدتِ جذبات میں آ کر اپنا بازو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فضا میں لہرا رہے تھے۔ جونہی انہوں نے اپنا بازو اُٹھا کر فضا میں لہرایا تو اُن کی آستین اُن کے بازو پر چڑھ گئی۔ جو حصہ ننگا ہوا وہاں ہندی میں "دھرم سیوک" کندہ تھا۔ میری نظر فوراً اُس پر پڑی اور مجھے یاد آ گیا کہ اس شخص "دھرم سیوک" نامی سے میرا مناظرہ چند سال پہلے گجرات میں ہو چکا ہوا ہے۔ یہ شخص مسلمان تھا لیکن بعد میں مرتد ہو کر آریہ سماجی بن گیا تھا۔ میں نے مولوی عبدالمالک خان صاحب کی توجہ اس طرف دلائی اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ شخص جو آج اسلام کا ہمدرد بنا پھرتا ہے، مرتد ہو گیا تھا اور اس نے میرے ساتھ مناظرہ کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمان بزرگوں کو گندی گالیاں دی تھیں۔ یہ بات سُننا تھی کہ مسلمانوں میں ایک ہیجان برپا ہو گیا اور اُن میں غم و غصے کی شدید لہر دوڑ گئی۔ وہ مسلمان جو اس کی متابعت میں ہماری مخالفت کرنے آئے تھے اب اُلٹا اُسی کو گالیاں دینے لگے اور قریب تھا کہ وہ اُسے جسمانی ایذا پہنچاتے مگر ہم نے پھر مداخلت کی اور کہا کہ اگرچہ وہ مرتد ہو گیا تھا لیکن چونکہ اب وہ پھر حلقہ بگوش اسلام ہے اسلئے یہ ہمارا بھائی ہے اور اُمتِ محمدیہ کا ایک فرد۔ لیکن اس پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اسلامی اخلاق و آداب کا لحاظ رکھے اور جھوٹے الزام نہ لگائے۔ یہ باتیں اسلام کی شان کے منافی ہیں۔ اس طرح محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اس شر سے محفوظ رہے۔

(عائشہ محمد عمر از ربوہ ۱۰/۱۱/۶۶)

قابلِ اعتماد ——— بارعایت

○ سروسنگ
○ انجن اوورہالنگ
○ ڈینٹنگ
○ پینٹنگ
○ ویلڈنگ

نسیم موٹر کارپوریشن
۸۸ فیروز پور روڈ۔ لاہور

آپ اگر لاہور میں رہتے ہیں یا کبھی لاہور تشریف لاویں تو اپنی کار ہر قسم کی دیکھ بھال کے لئے ہمارے پاس لے آئیں۔ تجربہ کار ہاتھوں کے ذریعہ وقت کی پابندی کے ساتھ ہر کام ہوگا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مارٹن لوتھر

مارٹن لوتھر نے سولھویں صدی عیسوی میں کیتھولک مشن کو جرمنی میں Reform کرنے کی کوشش کی۔ آخر سترھویں صدی کے شروع میں عیسائیت دو گروپوں میں تقسیم ہو گئی (۱) پروٹسٹنٹ یونین (۲) کیتھولک لیگ۔ ان کے باہمی اختلافات کے نتیجہ میں مذہبی جنگ چھڑ گئی۔ جو ۱۶۱۸ء سے ۱۶۴۸ء تک تیس سال تک جاری رہی۔ اس جنگ میں اکثر یورپین ممالک نے حصہ لیا۔ جرمنی کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا۔ آبادی بہت کم ہو گئی اور مالی حالت ناگفتہ بہ صورت اختیار کر گئی۔ اس شخص کو پروٹسٹنٹ عیسائی حلقہ میں اہم پوزیشن حاصل ہے۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بائیبل کو لاطینی زبان سے جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور جرمن لٹریچر میں ایک مفید اضافہ کیا۔

لوتھر سے پہلے دفتری تحریری جرمن زبان کوئی نہ تھی بلکہ مختلف لوگ مختلف طریقوں سے لکھتے تھے۔ وسطی جرمنی کا لہجہ جس میں لوتھر نے بائیبل کا ترجمہ کیا آج کی تحریری جرمن زبان کے لئے ایک بنیاد ثابت ہوا۔

لوتھر پر اسلامی تعلیمات کا اثر:۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے کیتھولک مشن کو Reform کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا؟ اس کا سادہ الفاظ میں جواب یہ ہے کہ درحقیقت یہ شخص اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو چکا تھا۔ بجائے اس کے کہ وہ برملا طور پر مذہب اسلام کو اختیار کر لیتا اس نے اسلامی تعلیمات کو عیسائی مذہب میں داخل کر کے اُسے ایک نئی شکل دینے کی کوشش کی۔ مثلاً

(۱) قرآن مجید جو اُس وقت لاطینی زبان میں ترجمہ ہو چکا تھا۔ اس کی ایک کاپی لوتھر کے پاس موجود تھی جس کا وہ مطالعہ کیا کرتا تھا۔

(۲) اسلام کے نظریہ "لا رھبانیۃ فی الاسلام" کا اس پر اثر تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے بعد میں Priests کی جگہ Preachers مقرر کئے اور انہیں باقاعدہ شادی کرنے کی اجازت دے دی۔

(۳) عبادت گاہوں میں مسیح اور مریم کی تصاویر بنانے اور لٹکانے سے منع کرنا بھی اسلامی تعلیم کے اثر کے ماتحت تھا۔

۱۵۴۲ء میں لاطینی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن مجید اس کے ہاتھ لگا جس کی اُس نے سٹڈی کی اور اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوا۔

مارٹن لوتھر کے مزید حالات سفارت خانہ مغربی جرمنی کے رسالہ "معلومات جرمنی" شمارہ جون ۱۹۶۷ء سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں ——————— (بشیر احمد شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"۳۱ر اکتوبر ۱۵۱۷ء بلاشبہ عیسائیت کی دنیا کا بڑا اہم دن تھا۔ اسی دن نے عیسائی کلیسا کی سالمیت کو ختم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کر دیا۔ جب ایک جرمن راہب مارٹن لوتھر نے ایک روایت کے مطابق اپنے پچانوے مقالات کیسل چرچ پر چسپاں کر دیئے۔ یہ چرچ وٹن برگ کے چھوٹے سے مرکزی جرمن شہر میں واقع تھا۔ ان مقالات میں کیتھولک چرچ کے اس رواج پر نکتہ چینی کی گئی تھی جس کی رُو سے گناہوں کے معافی نامے فروخت کئے جاتے تھے۔ مقالات کے ساتھ ایک مذاکرے کی دعوت دی گئی تھی۔ جس میں مذکورہ چرچ کے اصول اور رواج پر بحث کی جاسکتی۔ لوتھر کا خیال تھا کہ چرچ نے اپنے آپ کو اصلی روح سے منقطع کر کے ایک حاکمانہ ڈھانچے میں ڈھال لیا ہے جس کا مقصد صرف دنیوی طاقت حاصل کرنا ہے نہ کہ خدا کے پیغام کی نشر و اشاعت۔

لیکن لوتھر پہلا شخص نہیں تھا جس نے کیتھولک چرچ کے اصولوں پر نکتہ چینی کی تھی۔ چرچ کی مادہ پرستی حرصِ دولت، تحقیق کی مخالفت اور اسی طرح کی دوسری بُرائیاں عالمی پیمانے پر عرصے سے مابہ النزاع تھیں اور ۱۵۱۷ء تک اصلاح کا ایک اچھا خاصا جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ چھاپے خانوں کی مدد سے علم پھیلتا جارہا تھا۔ یونانی اور عبرانی زبانوں کی تعلیم نے لوگوں کو پُرانی بائیبل کی کتابوں کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔ بائیبل میں دیئے ہوئے مسلمہ امور کے متعلق لوگوں کی تنقید میں اضافہ ہو رہا تھا اور جذبہ تحقیق کی اشاعت کے ساتھ ساتھ وہ اپنی انفرادیت کو شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگے تھے۔ خود سوچنے اور فیصلہ کرنے کا حوصلہ اُبھر چکا تھا۔ نئی اقوام کی بنیادیں رکھی جارہی تھیں اور چرچ اور سیاست کی رقابت برابر بڑھتی جارہی تھی۔ درحقیقت معافی ناموں کے خلاف جرمنی میں ایک ہنگامہ سا برپا تھا کہ لوتھر منظر عام پر نمایاں ہوا۔ فضا ایسی تھی جو انقلاب کے لئے سازگار تھی۔ لہذا لوتھر کی کوشش اصلاح ایک انقلابی اقدام کے مترادف بن گئی اور اس نقلاب نے یورپ کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا۔

لوتھر ۱۰ر نومبر ۱۴۸۳ء کو قصبہ ایسلیبن میں پیدا ہُوا جو کوہ حرز کے مشرق میں ایک چھوٹا سا مقام تھا۔ اس نے ارفرٹ کے کیتھڈرل اسکول اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور ۱۵۰۵ء میں ایم۔ اے کی ڈگری لی۔ اس کے بعد اپنے والد کی خواہش کے مطابق قانون کا مطالعہ شروع کر دیا۔ چند مہینے بعد ہی اس کے ذہن میں ایک مذہبی کشمکش پیدا ہو گئی اور اس نے راہب بننے کا ارادہ کر لیا۔

۱۷ر جولائی میں وہ آگسٹن کے حلقہ میں شامل ہو گیا اور مذہب کی تعلیم حاصل کر کے ۱۵۰۷ء میں پادری بن گیا۔ اگلے سال اسے مزید تعلیم کیلئے وٹن برگ بھیج دیا گیا جس کے بعد وہ پھر ارفرٹ آ گیا۔ ۱۵۰۱ء میں لوتھر اپنی تنظیم کی ایک جماعت لے کر روم پہنچا۔ وہاں پادریوں کی مادی زندگی دیکھ کر اس پر ایک خوف سا طاری ہو گیا۔ واپسی پر اس نے مذہب کے تعلیمی طریقے پر ڈاکٹری کا کورس مکمل کیا اور وٹن برگ میں پروفیسر ہو گیا۔ یہ زمانہ لوتھر کے لئے بہت صبر آزما تھا۔ وہ اپنی نجات کے بارے میں شکوک کا شکار ہو چکا تھا۔ لہذا اس نے اپنا بیشتر وقت مذہبی کتابوں کے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مطالعے میں صرف کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس مطالعے نے اس پر انکشاف کیا کہ خدا محبت کرنیوالا ہے۔ اس نے گنہگار انسانوں کو نجات کا تحفہ مفت عطا کیا ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے صرف خدا پر عقیدہ ہونا چاہیئے اور کچھ نہیں۔

سینٹ پال کے معتقدین نے اس کو اپنے تصورات کی تشکیل میں کافی مدد دی اور اس نے محسوس کیا کہ وہ چرچ کی ایسی رسوم کی مخالفت کر سکتا ہے جو اس کے نزدیک انجیل کے خلاف ہیں سب سے پہلے اس نے معافی ناموں کی فروخت کے رواج کو چیلنج کیا۔ اور چونکہ اس کی نگاہ میں چرچ بہت سی باتوں میں راہ سے ہٹ رہا تھا اس لئے کھلم کھلا بغاوت پر اُتر آیا اور اُس نے پچانوے مقالات وٹن برگ کے کیسل چرچ کے دروازے پر چسپاں کر کے دنیائے کلیسا کو للکارا۔

ان مقالات کو کافی لوگوں نے پڑھا اور جنہوں نے نہیں پڑھا وہ سُن کر متاثر ہوئے۔ اس مرحلے پر لوتھر یہ چاہتا تھا کہ اس کی اصلاحی کوششیں، چرچ کی نئی اصلاحات تک محدود رہیں لیکن پوپ نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا۔ اس نے احکام جاری کر دیئے کہ لوتھر کو نظر میں رکھا جائے۔ ایک شخص "جوہان ٹٹنزل" چاہتا تھا کہ معافی نامے فروخت ہوتے رہیں تاکہ روم میں سینٹ پال کا گرجا تعمیر ہو جائے۔ اس نے لوتھر کے خیالات کا مذاق اُڑاتے ہوئے اُس کے مقالات کا جواب دیا۔ لوتھر نے اسی انداز میں جواب الجواب دیا اور ان کا باہمی تنازعہ منظرِ عام پر آ گیا۔ اس مقام پر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ٹٹینزل نے لوتھر کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

۱۵۱۸ء میں آگز برگ کے مقام پر جہاں ریشتاگ کا اجلاس ہو رہا تھا، یہ کوششیں کی گئیں کہ لوتھر توبہ کر لے مگر اس نے ایسی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر اسے بھاگ جانا پڑا۔ کیونکہ وہ لوگ اس کے مخالف ہو گئے تھے اور اُسے مشرک سمجھتے تھے۔ اگلے سال اس نے لیپزگ کے مباحثے میں شرکت کی جہاں کیتھولک چرچ کے ایک بڑے رہنما جوہان اِک سے اس کی بحث ہو گئی۔ اس موقع پر اُسے مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ اس کے بعض نظریات چرچ کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ جوہان اِک اس کے بعد روم روانہ ہو گیا تاکہ وہ پوپ سے کوئی ایسا فتویٰ لا سکے جس کی رُو سے لوتھر کو دھمکی دی جائے کہ وہ اگر اب بھی تائب نہ ہُوا تو اُسے چرچ سے خارج کر دیا جائے گا۔ یہ فتویٰ ۱۵۲۰ء میں ۱۵ر جون کو جاری کیا گیا اور پھر لوتھر کو غور و خوض کے لئے ساٹھ دن کی مہلت دی گئی مگر قبل اس کے کہ لوتھر کو پوپ کا پیغام موصول ہو اس نے اپنی تنقید کی بنیاد کو وسیع تر کر لیا اور اپنے اقوال کے معانی و مطالب پر کافی غور کر لیا۔ اب اس نے "جرمن قوم کے امراء سے خطاب میں" جرمنوں کے قومی جذبے کو ہوا دیتے ہوئے کہا کہ انہیں پوپ کی مادی طاقت کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اس سلسلے میں جرمنی میں بعض اصلاحات نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کچھ دنوں کے وقفے سے ایک دوسری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کتاب چھاپی جس کا نام "کلیسا کی بابلی قید" تھا۔ اس میں لوتھر نے پوری طرح پوپ اور چرچ کی تعلیمات کی مخالفت کی اور اس بات سے انکار کیا کہ پادریوں کو خدا اور بندے کے درمیان دخل اندازی کا کوئی اختیار ہے۔ اس نے کہا کہ "رسوم مذہب کی اعانت سے زیادہ کوئی درجہ نہیں رکھتیں"۔
۱۰ اکتوبر ۱۵۲۰ء کو اُسے پوپ سے متذکرہ فتویٰ موصول ہوا۔ اگلے مہینے اُس نے پوپ اور اس کے فتوے پر تنقید لکھی اور ایک رسالہ "ایک عیسائی کی آزادی" پر شائع کیا۔ جس میں اُس نے مذہب کے ذریعے نجات کے عقیدے کی بجائے اچھے کاموں کے نظریے کا اعادہ کیا اور تجویز پیش کی کہ مستقبل کے عیسائی کو مذہب کے معاملے میں آزادیٔ ضمیر حاصل ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد اسی سال ۱۰ دسمبر کو لوتھر نے پوپ کے تمام نظریات کی تردید کے لئے ایک ڈرامائی طریقہ اختیار کیا اور پوپ کے فتوے اور چرچ کے قانون کو نذرِ آتش کر دیا۔

اگلے سال یہ فیصلہ کیا گیا کہ لوتھر کو ایک آخری موقع دیا جائے۔ پھر اسے ورمس کے مقام پر مقدس رومن شہنشاہ چارلس پنجم کی موجودگی میں ریشتاگ کے اجلاس میں آنے کی دعوت دی گئی۔ مگر جب وہ حفاظت کے پورے وعدے پر ۱۷ اپریل ۱۵۲۱ء کو ورمس پہنچا تو اس کی کتابیں ممنوع قرار دی جا چکی تھیں۔ اُس سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ اپنی تعلیمات سے دستبردار ہونے کو تیار ہے؟ لوتھر نے اس معاملے میں قدرے غور و خوض کے بعد انکار میں جواب دے دیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس نے اپنی صفائی کی تقریر کو ان الفاظ پر ختم کیا تھا: "میں اس مقام پر کھڑا ہوں جہاں میں کسی امر پر قادر نہیں، خدا میری مدد کرے گا"۔ کافی بحث مباحثے کے بعد شہنشاہ نے محسوس کیا کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ آخر لوتھر ورمس سے روانہ ہو گیا اور بحفاظت وارٹ برگ پہنچ گیا تو اس کو قانون کی حفاظت سے محروم کر دیا گیا۔ وارٹ برگ تھرنجیا کا ایک قلعہ ہے جو الیکٹر آف سیکنی کے زیرِ فرمان تھا۔ اس مقام پر لوتھر اپنی زندگی کے سب سے زیادہ تخلیقی دَور میں داخل ہوا۔ اس نے بائبل کے نئے ٹسٹامنٹ کا جرمن زبان میں ترجمہ شروع کر دیا۔ لوتھر چاہتا تھا کہ وہ پیغام کی رُوح کو عوام تک پہنچا دے تاکہ گنہگار انسان خدا کے ساتھ براہِ راست تعلق پیدا کر سکیں، انہیں اپنی لازمی نجات کا یقین ہو سکے اور وہ تعلیماتِ انجیل کی صحیح پیروی کر سکیں۔
یہ ترجمہ ۱۵۲۲ء میں پیش کیا گیا جس کا فوری طور پر اثر ہوا۔ لوتھر کی زبان میں اختصار تھا اور مطلب واضح اور سیدھا سادہ تھا۔ تاہم خیالات کی عظمت پر پُوری پوری روشنی ڈالی گئی تھی۔ جرمن زبان کی تحریر کو جیسا ہونا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

چاہیئے یہ ترجمہ اسی کا ایک نمونہ تھا جس کا جرمن ہیئت پر کافی گہرا اثر پڑا۔ ۱۵۳۴ء میں پوری انجیل منظرِ عام پر آ گئی۔

۱۵۲۵ء میں اس نے ایک سابق راہبہ کیتھرینیا فان بورا سے شادی کر لی جس کے بطن سے چھ بچے پیدا ہوئے

لوتھر کے چرچ کا انتظام اب تک زیادہ تر شہزادوں کے ہاتھ میں تھا جو مذہبی معاملات کو اپنی طاقت بڑھانے کے لئے استعمال کر رہے تھے۔

۱۵۲۳ء میں کیتھولک فرقے نے بعض مصلحتوں کی بناء پر نورمبرگ کے مقام پر اس کے ساتھ مصالحت کر لی، جس سے لوتھر کے ماننے والوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا موقع مل گیا۔ لوتھر اب بھی وٹن برگ کی یونیورسٹی میں پڑھا رہا تھا اور اس کا لکھنے کا کام بھی جاری تھا لیکن اب حالات کا دھارا دوسرے لوگوں نے موڑ دیا۔ لوتھر کا بائیبل کا ترجمہ اور دعائیہ نغمے مثلاً "ایک مضبوط قلعہ ہے ہمارا خدا" اب بھی لوگوں کے ذہنوں پر چھائے ہوئے تھے اور پوپ سے مصالحت کے مسئلے پر اس کی مخالفت میں اب بھی کوئی کمی پیدا نہ ہوئی تھی۔ آخر اس نے باسٹھ سال کی عمر میں اپنی موت سے کچھ کم ایک سال پہلے ایک مختصر رسالہ لکھا جو روم کی پاپائیت کے خلاف "شیطان کے ہاتھ کی بنیاد" کے نام سے موسوم ہے۔ ۱۸ فروری ۱۵۴۶ء کو ایسلیبن میں اس کا انتقال ہو گیا +

نئے اور پرانے موٹر کاروں کی خرید اور فروخت کا مرکز

لطیف موٹرز

۴۲ میکلوڈ روڈ ——— لاہور

جہاں آپ اطمینان اور پوری تسلّی کے ساتھ اپنی کار فروخت کر سکتے ہیں

——— اور ———

ضرورت کے مطابق نئی یا پرانی کار خرید بھی سکتے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علمِ سائنس

جناب عبدالودود صدیقی
ربوہ

ایٹم کی کہانی

انسانی دماغ ہمیشہ سے کائنات کے متعلق خوب سے خوب تر کی جستجو میں سرگرداں رہا ہے۔ تاکہ وہ کائنات سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر سکے۔ کائنات کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف سائنسدانوں نے اپنے اپنے زمانے میں تجربات اور تحقیقات کیں اور اس کے نتیجہ میں مختلف نظریات پیش کئے۔

مادے کے آغاز کے متعلق باقاعدہ تصور کا سُراغ ہمیں یونانی مؤرخ ہیروڈوٹس سے ملتا ہے۔ اس کے مطابق مالطس کے مالس نے سب سے پہلے چھ سو سال قبل مسیح میں یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ کائنات کا سرچشمہ پانی ہے۔ پانی ہی مادے کی بنیاد ہے اور دوسری چیزیں اس کی مختلف شکلیں ہیں۔ اس کے بعد بھی اور بہت سے نظریات پیش ہوتے رہے لیکن ساڑھے چار سو سال قبل مسیح قدیم یونان کے مشہور فلسفی دیمقراطیس نے ایک انقلابی نظریہ پیش کیا کہ اگر کسی مادے کے ایک ٹکڑے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور اس کے برابر چھوٹے حصے کرتے چلے جائیں تو ایک ایسا غیر مرئی ذرّہ مل جائے گا جسے ہم مزید چھوٹے حصوں میں نہیں تقسیم کر سکیں گے اسے ہم ایٹم کہہ سکتے ہیں۔ دیمقراطیس نے یہ بھی بتایا کہ ہر ایٹم کا ایک مخصوص سائز ہوتا ہے۔ یہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اسے آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ دنیا کی جاندار اور بے جان چیزیں سب اسی سے مل کر بنی ہیں۔

اس کے بعد ایک اور مشہور یونانی فلسفی ارسطو نے جو کہ افلاطون کا شاگرد تھا دیمقراطیس کے نظریے کی مخالفت کی اور اپنا ایک نیا نظریہ پیش کیا۔ اسکے خیال کے مطابق ہوا، آگ، مٹی اور پانی چار بنیادی عناصر تھے اور زمین کی بے شمار اشیاء انہی کی باہمی ترکیب کا نتیجہ تھیں۔

ان نظریات کے پیش ہونے کے کئی سو سال بعد ۱۸۰۵ء میں جان ڈالٹن نے جو کہ ایک سکول میں اُستاد تھا ایک نظریہ پیش کیا۔ اُس نے بتایا کہ ہر عنصر ایک مخصوص قسم کے اُن جوہروں سے وجود میں آتا ہے جو دوسرے عنصر کے جوہروں سے مختلف ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک عنصر دوسرے عنصر میں نہیں تبدیل ہو سکتا۔

ایٹم کا پتہ لگنے کے بعد سائنسدانوں نے یہ جاننے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی کوشش کی کہ ایٹم بذاتِ خود کیا چیز ہے۔ اس کے متعلق بھی بہت سے نظریات پیش ہوئے۔ ۱۹۱۳ء میں نیلز بوہر نے اپنا نظریہ پیش کیا۔ اُس نے جوہر کو نظامِ شمسی سے مشابہت دی۔ اس نے بتایا کہ جوہر ایک نہایت ہی چھوٹا ذرّہ ہوتا ہے حتّٰی کہ ایک پن کے سرے کو ڈھانپنے کے لئے ۳۶ ۔ ارب ذرّات بھی ناکافی ہیں۔

اِس کے بعد تجربات سے ثابت ہوگیا کہ ایٹم کی ایک الگ دنیا ہے۔ جس طرح نظامِ شمسی میں سُورج کے گرد باقی سیّارے ایک خاص محور میں چکّر لگاتے ہیں۔ اسی طرح جوہر کے اندر ایک مرکزہ (NUCLEUS) ہوتا ہے جس کے گرد الیکٹران اپنے محور میں گھومتے رہتے ہیں۔ بہت عرصے تک سائنسدان مرکزے کو بذاتِ خود ایک بڑا ذرّہ سمجھتے رہے لیکن جب اس پر تجربات کئے گئے تو اس سے پتہ چلا کہ مرکزے کی ایک منفرد حیثیت نہیں بلکہ مرکزے کے دو حصّے ہوتے ہیں جنہیں پروٹان (PROTON) اور نیوٹران کا نام دیا گیا۔

الیکٹران (ELECTRON) پر منفی برقی بار ہوتا ہے۔ یہ مادہ کا نہایت ہی قلیل ذرّہ ہوتا ہے۔ پروٹان اس سے ۱۸۳۶ گنا بھاری ہوتا ہے۔ پروٹان پر مثبت برقی بار ہوتا ہے۔ تیسرا ذرہ نیوٹران (NEUTRON) ہے اس پر کسی قسم کا کوئی چارج نہیں ہوتا۔ یہ الیکٹران سے ۱۸۴۲ گنا بھاری ہوتا ہے۔ اِن تینوں ذرات کو بنیادی ذرّات کہتے ہیں۔

کسی ایٹم میں جتنے الیکٹران ہوتے ہیں اتنے ہی پروٹون ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی عنصر کے جوہر کے مرکزے میں چار پروٹون ہیں تو چار ہی الیکٹران اُس کے گرد گردش کر رہے ہوں گے۔ چونکہ ان دونوں ذرّات پر متضاد چارج ہوتے ہیں لیکن تعداد میں برابر ہوتے ہیں اسلئے یہ ایک دوسرے کو متوازن رکھتے ہیں۔ اور اس طرح ایٹم کُلّی طور پر تعدیلی ہوجاتا ہے یعنی اس پر کسی قسم کا چارج نہیں ہوتا۔

کیمیائی عمل کا انحصار الیکٹران ہی پر ہوتا ہے مختلف عناصر کے درمیان جو کیمیائی عمل واقع ہوتا ہے اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک عنصر کے الیکٹران دوسرے پر منتقل ہوجاتے ہیں۔ وہ ایٹم جن کے بیرونی حلقے (OUTER MOST ORBIT) میں الیکٹران کی تعداد آٹھ سے کم ہوتی ہے۔ وہ دوسرے عنصر کے ساتھ ملنے کے لئے تیار رہتے ہیں تاکہ اپنا (OCTET) پورا کرسکیں۔ مثلاً (H_2) ہائیڈروجن کے دو ایٹم آکسیجن (O) کے ایک ایٹم سے مل کر پانی کا ایک سالمہ بناتے ہیں۔ آکسیجن کے اندرونی حلقے میں ۲ الیکٹران اور بیرونی حلقے میں ۶ الیکٹران ہوتے ہیں۔ اس طرح آکسیجن کو اپنا (OCTET) پورا کرنے کے لئے دو الیکٹران کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے اس میں ۲ الیکٹران اور سما سکتے ہیں۔ اگر H_2 کے دو ایٹم O_2 کے ایک ایٹم کے قریب آتے ہیں تو H_2 کے دو آکسیجن کے چھ الیکٹران کے درمیان آجاتے ہیں اور اس طرح ہائیڈروجن اور آکسیجن کے مرکزوں کے گرد الیکٹران ایک محدود راستے پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گھومتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ کیمیائی عمل کے
دوران ایٹم کا مرکزہ کوئی حصہ نہیں لیتا۔ یہ کیمیائی
تبدیلیاں صرف مرکزہ کے بیرونی الیکٹرانوں میں سے
ایک یا ایک سے زیادہ الیکٹران کے منتقل ہوجانے
کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

ایٹم پر تحقیقات کے دوران ایک بڑی
حیرت انگیز بات معلوم ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ بعض عناصر
خود بخود تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں ایک
فرانسیسی سائنسدان ہنری بیکرل (HENRY
BEEQURAL) نے یورینیم کے قریب ایک فلمی پلیٹ
رکھ دی۔ جب اس کو ڈویلوپ کیا گیا تو اس پر ایک
سیاہ دھبہ نظر آیا۔ اس نے یورینیم پر کئی تجربات
کئے اور وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ یورینیم نہ نظر آنیوالی
شعاعیں خارج کرتا رہتا ہے۔

قدرت نے عناصر کو برقی قوتوں یا توانائی سے
اس طرح تشکیل دیا ہے کہ بیشتر عناصر کے جوہر یا ایٹم
اپنے اندر ایسا مثبت اور منفی برقی بار رکھتے ہیں جو ایک
دوسرے کے مساوی ہوتا ہے لیکن بعض قدرتی عناصر
ایسے بھی ہیں جنکی اندرونی برقی طاقتیں متوازن نہیں ہوتیں
جیسے ریڈیم، یورینیم وغیرہ۔ بلکہ انکے مرکزی حصوں میں کچھ
فاضل توانائی ایسی ہوتی ہے جسکو تعدیل کرنے کے لئے
جوابی برقی بار نہیں ہوتا اسلئے ایسے جوہروں سے فاضل
توانائی اشعاعی ذرات کی شکل میں خارج ہوتی رہتی ہے۔
اس توانائی کا نام تابکاری ایٹمی اشعاع ہے اور یہ توانائی
خارج کرنیوالے عناصر تابکار عناصر یا RADIOACTION
ELEMENT کہلاتے ہیں۔

۱۹۱۹ء تک مرکزے کو توڑا نہیں جا سکتا تھا لیکن
ایک انگریز سائنسدان رَدَرفورڈ نے اسی سال ایک ایسا
طریقہ معلوم کیا جس سے نیوکلیس (NUCLEUS) کو ٹکڑے
ٹکڑے کیا جا سکتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ ایٹموں کو بہت تیز رفتار
نیوکلیائی ذرات سے توڑا جا سکتا ہے۔ لارڈ ردرفورڈ تجربات
کرتا رہا اور آخر کار نائٹروجن گیس میں ایک زائد پروٹان
داخل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ عناصر کی پہلی مصنوعی تقلیب
تھی جس سے نائٹروجن کا مرکزہ آکسیجن میں تبدیل ہوگیا۔ اس خبر
نے دنیا کے تجربہ خانوں میں ایٹم کو توڑنے کیلئے جدوجہد کی لہر دوڑا دی۔

اس تجربہ کے بعد سائنسدانوں نے ایسی مشینیں تیار کرنی
شروع کر دیں جو ذرات میں پہلے سے زیادہ رفتار پیدا
کر سکیں۔ آخر کار ایک امریکی سائنسدان ارنسٹ لارنس جو کہ
کیلیفورنیا یونیورسٹی میں طبیعیات کا پروفیسر تھا ایک اسراع گر
تیار کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اتفاقاً اُسے ۶۰ ٹن کا ایک
بڑا مقناطیس مل گیا جو کافی عرصہ قبل چین کے ایک ریڈیو
اسٹیشن کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس مشین کی مدد سے اس نے
کئی لاکھ وولٹ کے میدان میں برقی ذرات میں اسراع پیدا
کیا لیکن اسکے باوجود یہ ذرات بھاری عناصر کے مرکزوں کو
نہ توڑ سکے۔ اسکے بعد سائنسدانوں نے سائیکلوٹران سے بھی
زیادہ طاقتور جوہر شکن مشین بی ٹاٹران (BETATRON) اور
سنکروٹون تیار کیں۔

اب سائنسدانوں نے مادہ کو فنا کر کے اس سے
زیادہ سے زیادہ توانائی حاصل کرنے کے لئے تجربات کرنے
شروع کئے۔ ۱۹۳۸ء کے شروع میں دو جرمن سائنسدانوں نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

235 - لا (یورینیم) کے ہم جا (ISOTOPES) پر نیوٹرونوں کی بارش کی۔ ایٹموں پر جب یہ ذرات پڑتے ہیں تو انکے کچھ حصے اس طرح غائب ہو جاتے ہیں جیسے ہم پنسل بناتے وقت لکڑی چھیل دیتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات تھی۔ سائنسدانوں نے دیکھا کہ تجربے کے بعد جو مادہ بچا اس میں بیریم کی تمام کیمیائی خصوصیات موجود تھیں۔

یہ اطلاع جب نیلز بوہر کو پہنچی تو وہ دوسرے سائنسدانوں سے بہت کچھ تبادلہ خیالات کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ یورینیم ۲۳۵ کا مرکزہ ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ ایک حصہ بیریم اور دوسرا کرپٹون (CRYPTON) کے مرکزے پر مشتمل تھا۔ ان سائنسدانوں نے سمجھا کہ کرپٹون گیس کا پتہ اسلئے نہیں لگ سکا کیونکہ وہ کیمیائی اعتبار سے جامد ہوتی ہے۔ الغرض ایک بھاری عنصر کا مرکزہ دو حصوں میں توڑا جا چکا تھا جسے ایٹمی انشقاق کہتے ہیں۔

اس تجربہ میں سائنسدانوں نے ایک اور عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ بیریم اور کرپٹون میں نیوٹرون کی مجموعی تعداد 235 - لا کے نیوٹرانوں سے کم تھی جس سے یہ تجربہ شروع کیا گیا تھا۔ اب سائنسدانوں کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اتنے نیوٹران کہاں گئے؟ سائنسدانوں کو بعد میں پتہ چل گیا کہ مادہ کے فنا ہونے سے نہ صرف زبردست قسم کی توانائی پیدا ہوتی ہے بلکہ جوہر کے پھٹنے کی وجہ سے کئی نیوٹران خارج ہوتے ہیں جو دوسرے جوہروں کے مرکزوں سے ٹکرا کر ان کو بھی توڑ دیتے ہیں اور اس طرح جوہروں کے پھٹنے کا ایک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے جس کو زنجیری تعامل (CHAIN REACTION) کہتے ہیں۔

اسی 235 - لا کو دوسری جنگِ عظیم میں اس جوہری بم کے لئے استعمال کیا گیا تھا جو کہ جاپان کے مشہور شہر ہیروشیما پر پھینکا گیا تھا۔

اگرچہ ایٹمی توانائی تباہ کن بھی ہے لیکن اس کے تعمیری امکانات بھی لامحدود ہیں۔ بہت سے ملکوں میں ایٹمی ری ایکٹر تیار کئے جا رہے ہیں جو کارخانوں اور گھروں کو بجلی فراہم کرتے ہیں۔ دنیا کا سب سے پہلا ایٹمی ری ایکٹر ۱۹۵۵ء میں برطانیہ میں قائم ہوا۔ اس کے علاوہ روس، امریکہ، فرانس اور جاپان میں بھی ایٹمی توانائی کو صنعتی مقاصد کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں بھی کراچی اور روپ پور کے مقام پر ایٹمی بجلی گھر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح زراعت، طب، حیاتیات، کیمیا اور بہت سی چیزوں سے متعلق تحقیقات کے لئے بھی ایٹمی توانائی بہت کارگر ثابت ہو رہی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مستقبل قریب میں ہی ایٹمی توانائی انسان کے لئے قوت کا ایک عظیم ترین اور سستا خزانہ ثابت ہوگی +

خریدار حضرات

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری صاف اور خوشخط تحریر فرمائیں۔ (مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بایوکیمک فری ڈسپنسری

صرف -/۵۰ روپے میں

کھولنے والے مخیّر حضرات کے لئے ہم نے چار چار اونس
کی پندرہ شیشیاں مختلف ادویات کے خوبصورت بڑے سائز
کے بکس تیار کئے ہیں بمع گائیڈ بایوکیمک جس سے پڑھے لکھے
مرد عورت بآسانی علاج کر سکتے ہیں۔
نیز مکمل ڈاکٹری پیشہ سیکھنے والے احباب بھی
فائدہ اٹھائیں۔

مینیجر ایچ۔ پی مجاہد میڈیسن کمپنی
چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

"خالد" میں
اشتہار دیکر
فائدہ اٹھائیے!

لیڈیز کپڑے کے لئے
آپ
کی
اپنی ← الفردوس
دکان
۸۵۔ انار کلی۔ لاہور

بلاک میکرز ○ — پرنٹرز ○ — سٹیشنرز ○
قابلِ اعتماد۔ بارعایت اور اعلیٰ چھپوائی کے لئے
ایم۔ این۔ ڈی۔ آرٹ پرنٹرز
نسیم مارکیٹ
ریلوے روڈ۔ لاہور
میں تشریف لاویے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو

یاد رکھیں

ہر قسم کی

انگریزی ادویات

بارعایت خریدنے کے لئے

آپ کی اپنی دکان

میڈیسن ہاؤس کچہری بازار سرگودھا

نیز

ہر قسم کا اسلحہ اور کارتوس وغیرہ

طلب فرمائیے

عُمدہ۔ دیرپا۔ قابلِ اعتماد

بے مثال اور خوبصورت

پُرزہ جات سائیکل

تیار کردہ

مِلّت انڈسٹریز۔ نیلہ گنبد۔ لاہور

مکانات، کوٹھیاں، سفید پلاٹس

باغات۔ زرعی زمینوں

کی

خرید و فروخت کا مرکز

میاں اکبر علی۔ ۱۶ نابھہ روڈ۔ لاہور

فون نمبر:۔ ۶۲۴۰۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Regd. No. L5830
August 1971
Only title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.